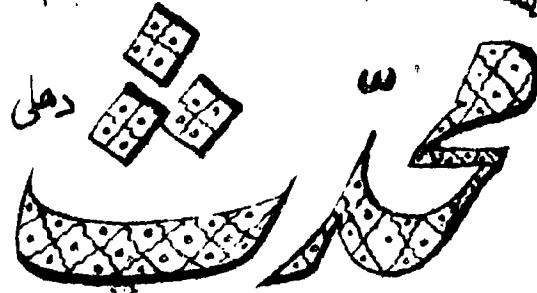


اللَّهُمَّ إِنِّي حَنُونٌ إِلَيْكَ وَأَنْتَ أَنْهَى الْعَوَالِمَ إِلَيْكَ



دھلی

جلد ماه جنوری ۱۹۲۵ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ نمبر ۹

مکتب خانہ جامعہ لیبریری
و مصلی

ہنارت

عید کا اسراف مسلمانوں کے مذہبی اعتبا سے صرف دوہی تھواریں۔ اور دو فوں کو شریعت سے اتنا بردست تعلق ہے کہ دوسری قوموں کی طرح ان میں کسی لغویت کا شائینہ نہیں بلکہ ان کو ادا کرنے کیلئے بھی اصول مضطہ باہر میں سے صاف فنا ہے کیونکہ ایک عبادت ہی اور منت بنویں۔ لیکن جہاں مسلمانان ہندے اپنے سترے اور پاکینہ مذہب میں سینکڑوں جدید چیزوں رسم و رعایج کے طور پر بخال ہیں۔ یہاں معاشرتی تکلفات بڑھاتے وہاں اپنی عیدیں بھی اصل مسلمانی مالت پر ڈھبھتے رہیں۔ تقرب اپنی اور عید کی حقیقی مرست قطعی فرماؤش کر گئے۔ ہندوستان کی دوسری قوموں کی طرح اپنی عید کو سعف دنیا و مکہ اور عالم کی جیز سمجھ کر اس طرح سبے فائدہ شان و اہتمام سے عیداد اکنی شروع کی کہ مذہبیت کی حقیقی روح اس سے کو سوں دور رہی۔

ہر حال سب سے بڑی خالیہ جو عام طور پر مسلمانان ہندے اپنی عیدوں کے ادا کرنے میں پیدا کر لی ہے وہ حدست زیادہ فضول خیچی اور دیجا اسراف ہے۔ پھرہ اخراجات اپیسے امور میں ہوتے ہیں جن کا شرمنی طور پر عید سے کچھ تعلق نہیں۔ صرف برادری اور احباب و اقریبائیں اپنا نام بلند کرنے کیلئے مگارنگ بلاسوان اور طرح طرح کے کھانوں میں قرض بیکرو یہ بہانا نہ صرف شرع اسلام ہی سے دوہمے بلکہ عقل میجھ بھی گواہ نہیں کرتی۔ آج ہندوستان جس اقتصادی تباہی کے درسے گزر رہا ہے خصوصاً مسلم قوم کی ناداری و غربت جتنی زیادہ ٹھہر رہی ہے اس میں ان لایعنی اخراجات اور فضول اسراف کو ہمت کچھ دخل ہے۔ یوں تو بے شمار خود ساختہ رسم و رعایج ہیں جن میں مسلمان اپنی قومی ترقی سے آنکھ بند کر کے معا با جو کچھ تقدیری ای پوچھی رہ گئی ہے اس کو بھی اڑاتے جا رہے ہیں لیکن عیدیں کے موقع پر خصوصیت سے خواہ مخواہ کی فضول خیچی سے